سوال

میرے لیے ایک بااخلاق اور دینی رشتہ آیا اور جب مجھے شرعی طور پر دیکھنے کی باری آئی تو میرے میرے والد نے میرے منگیتر کو کہا کہ بچی میٹرک کے بعد اپنی تعلیم مکمل کریگی، منگیتر کا جواب تھا کہ اگر شرعی تعلیم ہوئی تو کوئی مانع نہیں لیکن عقد نکاح کے وقت کوئی شرط اندراج نہیں کی گئی کیونکہ ہمارے ہاں شروط نہ لکھنے کا رواج ہے، جس پر منگنی کے وقت اتفاق ہوجائے اسے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہتی شادی کے بعد کوئی ایسی یونیورسٹی میسر نہ آسکی جس میں اختلاط نہ ہو، اب کئی برس کے بعد ایک یونیورسٹی ملی ہے جہاں شرعی شروط کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے میں وہاں داخلہ لینا چاہتی ہوں، کیا میرے خاوند کو مجھے حصول تعلیم سے منع کرنے کا حق حاصل ہے ؟ اور کیا اگر میں تعلیم حاصل کروں تو تعلیمی اخراجات میرے خاوند کے ذمہ ہیں یا نہیں ؟ اور اگر میں خود تعلیمی اخراجات برداشت کروں تو کیا امتحانی سینٹر تک پہچانے کا خاوند ذمہ دار ہوگا، امتحانی سینٹر گھر سے تقریبا آدھ گھنٹہ کی مسافت پر ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

عقد نکاح یا عقد نکاح سے قبل رکھی گئی شرط خاوند کو پورا کرنا ہوگی؛ کیونکہ رسول کریم صلی کا فرمان ہے :

" تمہارے لیے سب سے زیادہ وہ شرطیں پوری کرنے کا حق رکھتی ہیں جن کے ساتھ تم نے شرمگاہیں حلال کی ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں، مگر وہ شرطیں جو کسی حلال کو حرام کریں، یا پھر کسی حرام کو حلال کر دیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1352) سنن ابو داود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" آخری بات یہ کہ نکاح میں شروط تین قسموں میں منقسم ہونگی :

پہلی قسم :

وہ شروط جن کا پورا کرنا ضروری ہے، یہ وہ شرطیں ہیں جن کا فائدہ عورت کو ہوتا ہو، مثلا خاوند اسے اس کے گھر یا علاقے یا شہر سے کہیں دوسری جگہ نہیں لے جائیگا، یا وہ دوسری شادی نہیں کریگا ان شروط کو پورا کرنا لازم ہے، اگر خاوند یہ شرط پوری نہ کرے تو بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے

عمر بن خطاب اور سعد بن ابی وقاص اور معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی قول مروی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (9/483).

اس بنا پر جب آپ کے منگیتر کو بتایا گیا کہ آپ میٹرک کے بعد اپنی تعلیم مکمل کرنا چاہتی ہیں، اگر اس سے یہ مراد تھا کہ وہ آپ کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے اور اس میں رکاوٹ نہ ڈالے تو پھر خاوند کو یہ شرط پورا کرنا ہوگی

اور اگر اس سے مراد یہ تھا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت بھی دے اور اس کے اخراجات بھی برداشت کرے تو خاوند پر اخراجات اور تعلیم مکمل کرنا دونوں لازم کیے جائیں گے

لیکن یہ مدنظر رکھنا ہوگا کہ آیا اس نے فری تعلیم حاصل کرنے پر موافقت کی تھی، یا کہ اس وقت معین اخراجات کے ساتھ

اس لیے ہماری تو یہی نصیحت ہے کہ اس سلسلہ میں خاوند اور بیوی دونوں کو افہام و تفہیم سے کام لیتے ہوئے کوئی سمجھوتہ کرنا چاہیے، اور اس وقت شرط پر جس طرح اتفاق ہوا تھا اسے پوری کرنا واجب ہے، اس سلسلہ میں خاوند اور بیوی دونوں کو ہی ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے

رہا مسئلہ بیوی کو امتحانی سینٹر تک پہنچانا کس کے ذمہ ہے، اگر تو یہ شرط میں شامل نہیں تھا تو خاوند پر لازم نہیں، بلکہ بیوی اپنے بھائی یا والد وغیرہ دوسرے محرم شخص کے ساتھ امتحان دینے جا سکتی ہے، یا پھر کسی سہیلی کے ساتھ چلی جائے

لیکن ہم خاوند کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس میں شدت اور سختی سے کام مت لے، بلکہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کرتے ہوئے تعاون کرے، تاکہ دونوں میں الفت و محبت اور مودت قائم ہو

والله اعلم

الاسلام سوال وجواب

126389